مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی٭

تقریب رونمائی ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کی روحانی مجلس میں بیتے ہوئے لمحات

''مردان حق آگاہ'' اس فانی دنیا میں روشنی کا مینار ہوتے ہیں وہ اپنی رفتار، گفتار اور اپنے کردار میں اللہ تعالیٰ کی حجت اور برہان ہوتے ہیں یہ اپنی نظر کیمیا اثر سے انسانی قلوب میں وہ تغیر اور انقلاب پیدا کردیتے ہیں کہ دنیا کی مادی طاقتیں محو حیرت رہ جاتی ہیں جوان سے لاتعلق ہوتا ہے اس پر سعادتوں کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔

آج کی لٹی لپٹی دنیا کے درد کا درماں یہی ہے کہ انہیں ''مردان حق آگاہ'' کے دامن میں پناہ لے انکے فیوضات وبرکات اور ارشادات ومواعظ سے مستفید ہوں اس دنیا کی دیرینہ بیماری دل کی ناحکمی ہے اور اس کا حقیقی علاج یعنی آب نشاط انگیز انہیں اللہ والوں کے چشمہ نور سے حاصل کیا جاسکتا ہے انہی ''مردان حق'' میں اکابرین دیوبند اور مشائخ حقانیہ کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے ان کے ارشادات سے لوگوں کی زندگیاں بدلیں، ان کے خطبات ومواعظ سے دل کی بیماریوں کا علاج دریافت ہونے لگا اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو کہ انہوں نے دارالعلوم حقانیہ میں اکابر ومشائخ کے کیے ہوئے بیانات، خطبات ومواعظ کا ۷۵ سالہ مجموعہ ۱۰ جلدوں میں ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' مرتب فرما کر لوگوں کو زندگی کا رہنما مہیا فرمایا۔

۳۱ اگست ۲۰۱۵ء بروز پیر اسی عظیم کتاب کی تقریب رونمائی تھی تقریب جامعہ حقانیہ کے وسیع وعریض ایوان شریعت ہال (دارالحدیث) میں منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام وخواص، علماء و طلبہ نے شرکت کی۔ اس مجلس وتقریب کے صدر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ تھے مہمان خصوصی شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تھے جب کہ سٹیج سیکرٹری کے خدمات حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ انجام دے رہے تھے ایسے محفل ومجلس میں سامعین وحاضرین کا کثیر تعداد میں آنا بدیہیات میں سے ہے، سٹیج

٭ رفیق مؤتمر المصنفین

پر درج ذیل اکابر مشائخ علماء وزعمائے قوم وملت تشریف فرما تھے (۱) شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ (۲) شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ (۳) مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس) (۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ (۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار مدظلہ (تلمیذ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی وفاضل دارالعلوم دیوبند) (۶) شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس حقانی مدظلہ (۷) حضرت مولانا محمد طیب ترنگزئی چارسدہ مدظلہ (جامعہ امدادیہ فیصل آباد) (۸) شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ (۹) مولانا عبدالباقی حقانی مدظلہ مصنف اسلام کا نظام حکومت وسیاست (۱۰) مولانا فضل علی حقانی مدظلہ (سابق صوبائی وزیر تعلیم) (۱۱) مولانا سجاد الحجابی مدظلہ (۱۲) مولانا میاں ایاز احمد حقانی (۱۳) سردار عتیق الرحمان (سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر) (۱۴) جناب عبداللہ گل (خلف جنرل حمید گل) (۱۵) پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد (ڈائریکٹر شیخ زید اکیڈمی) (۱۶) مولانا عبدالرؤف فاروقی (۱۷) مولانا قاضی محمد نسیم حقانی فرزند مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی (۱۸) مولانا محمد طیب قریشی (فرزند مولانا محمد یوسف قریشی) (۱۹) شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی صاحب ، (۲۰) مولانا قاری عبداللہ (بنوں) ، (۲۱) مولانا قاری عمر علی (۲۲) مولانا محمد قاسم بجلی گھر (۲۳) مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی ، اساتذہ ومشائخ حقانیہ وغیرھم۔

مولانا محمد یوسف شاہ نے طلبہ اور حاضرین کو مہمانوں کا تعارف فرمایا کہ سٹیج پر کون کون تشریف فرما ہیں مولانا قاری حمایت الحق لبیب کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے سٹیج سنبھالتے ہوئے سب سے پہلے اس تقریب کے روح رواں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو دعوت دی حال ہی میں چند اکابر علماء مشائخ اور زعمائے قوم وملت کا ارتحال ہوا تھا حضرت مولانا نے ان کے صاحبزادوں کو دعوت دی تھی وہ اس تقریب میں شریک تھے مولانا مدظلہ نے تعزیت اور ایصال ثواب کرایا۔

اہم زعماء کی وفات کی تعزیت: حضرت مولانا سمیع الحق کا افتتاحی خطاب

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا:

الحمدللہ وکفی والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ صدق اللہ العظیم۔

آغاز سخن:

میرے محترم دوست مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب! مولانا حنیف جالندھری صاحب! علمائے کرام طلبائے عظام اور مہمانانِ گرامی! قریبی دنوں میں ہمیں قومی ، ملی اور علمی سانحات سے دوچار ہونا پڑا

فاضل دیوبند یادگار اسلاف مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ، غمخوار امت مجاہد کبیر جنرل حمید گل خان، مجاہد اول جہاد کشمیر سردار عبدالقیوم، ہمارے رشتہ دار مولانا محمد یوسف قریشی اور حقانیہ کے قدیم فاضل مولانا عبیداللہ شاہ (مسجد دارالسلام اسلام آباد) انتقال کرگئے ہیں میں نے ان کے جانشینوں کو بلایا کہ ان سے تعزیت کرلیں۔

غمخوار امت، درد دل رکھنے والے انسان

جنرل حمید گل درد دل رکھنے والے انسان تھے، غم خوار امت تھے افغان جہاد کے ہیرو اور میرے ہر معاملے میں دست وبازو رہے دفاع پاکستان کونسل کی تشکیل میں ساتھ تھے ہمارے لانگ مارچوں میں بڑھاپے، ضعف عوارض وامراض کے باوجود ٹرکوں میں سفر کرتے ان کے سانحہ ارتحال سے پورے جہادی طبقوں کو صدمہ پہنچا ہے ہاں اگر کوئی خوش ہو رہے ہیں تو وہ سیکولر طبقہ ہے ان کے دلوں کے لئے وہ کانٹا تھے ان کے فرزند عبداللہ گل صاحب تشریف فرما ہیں۔

جہاد کشمیر کے اولین مجاہد

جہاد کشمیر کے اولین عظیم مجاہد سردار عبدالقیوم خان نے کشمیر میں نفاذ اسلام کی مقدور بھر کوشش کی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، علامہ شمس الحق افغانی، علامہ محمد یوسف بنوریؒ کو راولپنڈی مدعو فرماتے اور تین تین دن تک ان سے مشورہ کرتے ان سے مشورہ لیتے کہ اسلامی نظام کا نفاذ کیسے ہو؟ پہلی دفعہ انکی کوششوں سے ریاست کشمیر کے عدالت عظمیٰ نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا پاکستان کے فیصلے سے بہت پہلے، انتہائی نیک اور صوفی صافی انسان تھے چلے کاٹتے تھے انکے صحیح جانشین سردار عتیق احمد خان بھی تشریف فرما ہیں یہ میرے ساتھ مختلف محاذوں پر پہلے صف میں ہوتے ہیں مصروفیت کے باوجود میری درخواست پر تشریف لائے۔

اکابر دیوبند کی آخری نشانی

اکابر دیوبند کی آخری نشانی نجم المدارس کلاچی کے بانی مولانا قاضی عبدالکریمؒ نہایت حق گو اور بے باک بزرگ تھے فاضل دیوبند اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے شاگرد تھے دارالعلوم حقانیہ اور مجھ فقیر سے بیحد محبت فرماتے تھے ان کے جانشین مولانا قاضی محمد نسیم صاحب فاضل حقانیہ بھی تشریف لائے ہیں۔

ہمارے خاندان کے ایک بزرگ مولانا محمد یوسف قریشی مسجد مہابت خان کے خطیب اور جامعہ اشرفیہ کے مہتمم آپ سب ان کے نام اور خدمات کو جانتے ہیں ان کے صاحبزادہ مولانا محمد طیب قریشی تشریف لائے ہیں پرسوں مولانا عبیداللہ شاہ قدیم فاضل جامعہ حقانیہ باب الاسلام راولپنڈی کے خطیب انتقال کرگئے میں جنازہ میں نہ جاسکا دور دراز علاقہ ہے مانسہرہ کی طرف، ان سب کے لئے اخلاص سے دعا کریں اور سورۃ فاتحہ وسورۃ اخلاص کی تلاوت کرکے ایصال ثواب کرے۔

جامعہ حقانیہ تحقیق وتصنیف کے میدان میں

آپ سب دارالعلوم کے خدمات سے واقف ہیں دارالعلوم منبع الجہاد ہے یہاں کے طلباء نے اسلام کے جھنڈے گاڑھے ہیں ایک سپر پاور روس کو شکست دے کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا امریکہ کو بھی ذلیل وخوار کیا امریکہ شکست خوردہ ہے بھاگنے پر مجبور ہے۔

تصنیف وتالیف کا میدان بھی بحمداللہ فضلائے حقانیہ نے تشنہ نہیں چھوڑا تدریسی میدان بھی خالی نہیں والحمد للّٰہ علیٰ ذالك۔

اللہ تعالیٰ ان تمام خدمات کو قبول فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے اب مولانا تقی عثمانی صاحب ان کے لئے دعا فرمائیں گے ۔(شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی نے مرحومین کے لئے طویل دعائے مغفرت فرمائی،حاضرین ان کی دعا پر آمین کہتے رہے)۔

حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ کا خطاب

تحقیقی وتصنیفی میدان میں جامعہ حقانیہ کی خدمات

شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ (نائب صدر وفاق المدارس) کو دعوت دی گئی آپ نے مختصر خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا: جناب مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب ! وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب ودیگر علماء کرام ومہمان گرامی !

علماء کی آمد باعث مسرت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ آپ کی آمد ہمارے لئے بہت ساری مسرتوں کا باعث ہے آج آپ کی آمد سے الحمدللہ صوبہ خیبر پختونخوا کے دور دراز علاقوں سے بالعموم اور پنجاب سے بالخصوص لاہور تک مہمان آئے ہیں اکابر،مشائخ اور علماء بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے گرمی کی شدت زیادہ ہے اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اس پر آپ سب حضرات سے پیشگی معذرت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا آنا ہمارے لئے اور دارالعلوم کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے۔

حضرت مولانا عبدالحقؒ کی فیوضات کا ثمرہ

دارالعلوم پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ تعلیم وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی اللہ تعالیٰ لے رہا ہے،اب تک مؤتمر المصنفین سے تقریباً سو تک بڑے معرکۃ الاراء کتب شائع ہوئیں ،اگر ایک طرف درس وتدریس کا سلسلہ ہے تو ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی بڑے زوروں سے جاری ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے صدقات جاریہ ہیں اور یہ

ان کی اخلاص وللہیت کی برکت ہے کہ ایک چھوٹی سی مسجد سے دارالعلوم کی بنیاد ڈالی، اس سے پہلے دارالعلوم دیوبند میں مدرس رہے انہی کے اخلاص اور اکابر کی دعاؤں سے الحمدللہ آپ کا یہ دارالعلوم پوری دنیا میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جتنا نام بڑا ہے اسی طرح پروپیگنڈے ،مشکلات اور رکاوٹیں بھی زیادہ ہیں میں آپ سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ اس دارالعلوم اور دیگر تمام مدارس دینیہ کو تا قیامت قائم ودائم رکھے یہ مدارس ملک کے نظریاتی محافظ ہیں جیسا کہ حضرت مہتمم صاحب نے ذکر فرمایا دارالعلوم اور اس کے فضلاء کے کارنامے اظہر من الشمس ہیں سوویت یونین کو جس نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اس جہاد کے زمانے کے اکثر مجاہدین حقانیہ کے فاضل تھے۔

خطبات مشاہیر میں وفاق المدارس کے تاسیسی اجلاس کی روداد

خطبات مشاہیر، کا پورا ایک جلد انہی کے خطبات ہیں ایک جلد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مجلس شوریٰ کا اجلاس جو یہاں دارالعلوم میں منعقد ہوا تھا کی تفصیلی رپورٹ ہے اس اجلاس میں مجاہدین کے لیڈر بھی تشریف لائے تھے اسیر مالٹا مولانا عزیر گل بھی اس اجلاس میں شریک تھے میں خود انہیں لانے کے لئے گیا تھا بڑے بڑے علماء اور مشائخ دارالعلوم آتے تھے اور اب بھی آتے ہیں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دارالعلوم بنا ہے اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان بھی بنا ہے دارالعلوم اور پاکستان بننے کی تاریخ ایک ہی ہے ،اسی وقت سے لے کر آج تک جن مشائخ اکابر اور زعمائے قوم وملت مختلف اوقات میں دارالعلوم تشریف لائے ان کے یہاں خطبات وبیانات ہوئے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اسے جمع کرتے رہے اب انتہائی عرق ریزی سے ان تمام خطبات کو دس جلدوں میں شائع کرایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی آمد مبارک فرمائیں اور جو تکلیف آپ کو گرمی اور تنگی کی وجہ سے پہنچ رہی ہے، اس پر اجر عظیم سے نوازے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کا خطاب

قلم وقرطاس سے مولانا سمیع الحق کا مضبوط رشتہ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا ''خطبات مشاہیر'' مرتبہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ ۱۰ جلدوں میں منظر عام پر آئی حضرت مولانا مدظلہ شب وروز لگے رہے، ضعف میں، ہمہ جہتی مشاغل میں، مشاغل بھی جان لیوا امراض وعوارض میں گرے ہوئے سب مجھے معلوم ہے اس حالت میں بھی قلم سے کتاب سے رشتہ نہیں توڑا......

ع کتابے وجلوتے وگوشہ چمنے

آج یہاں ''خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی ہے اوراس سے قبل ''مکاتیب مشاہیر'' کی تقریب رونمائی تھی اسکے بعد مولانا سمیع الحق مدظلہ کی حیات وخدمات کی رونمائی تھی اور پھر انگریزی کتاب "The War of Idiology struggle for peace" کی تقریب رونمائی تھی آج ''خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی ہے گویا آج یہ مصرع بدلا ہے...... ع کتابے وجلوتے وگوشۂ چمنے

آج ان کی جلوت میں بھی کتاب ہے، نقشہ بدل گیا ہے اور کتاب کا تعارف ہزاروں لوگوں میں ہوگیا ہے کہ وہ یہاں آپ اکابر مشائخ اور زعمائے قوم وملت کی زیارت کررہے ہیں جنت یہ نہیں تو اور کیا ہوگی ''خطبات مشاہیر'' کی پہلی جلد لے کر تعارف فرمایا کہ پہلی جلد میں کن شخصیات کے خطبات ہیں۔

خطبات کی ہر جلد کا مختصر تعارف

پہلی جلد دارالعلوم دیوبند کے مشائخ واکابر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ، حضرت مولانا اسعد مدنیؒ، مولانا معراج الحقؒ، مولانا مرغوب الرحمان، مولانا نعمت اللہ اعظمیؒ، مولانا عبدالحق اعظمیؒ، مولانا محمد عثمانؒ، مولانا انظر شاہ کشمیریؒ وغیرھم۔

دوسری جلد میں ''مشاہیر عالم اسلام مثلاً مولانا شیخ عبدالغفور عباسیؒ، شاہ ابرارالحقؒ، مولانا یوسفؒ دہلوی و دیگر، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، سید سلمان ندوی، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، عبدالمجید زندانی اور مولانا طلحہ کاندھلوی وغیرہم کے خطبات ہیں۔

تیسری جلد ''زعماء ومشائخ پاکستان'' مثلاً امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، علامہ شمس الحق افغانی، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد یوسف بنوریؒ جیسے درجنوں اکابر کے بیانات ہیں۔

چوتھی جلد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے غیر مطبوعہ خطبات پر مشتمل ہیں۔ پانچویں جلد میں مرتب خطبات مشاہیر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کے خطبات ہیں جن میں عصر حاضر کے موضوعات، قرآن حکیم، تعمیر اخلاق، سیرت، اسلامی نظام کے نفاذ، مدارسِ دینیہ کے خدمات جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ہے۔

چھٹی اور ساتویں جلد میں اساتذہ ومشائخ جامعہ حقانیہ کے خطبات ومواعظ اور بیانات ہیں۔

آٹھویں جلد دارالعلوم حقانیہ میں دینی مدارس، نصاب ونظام تعلیم تجاویز اور فیصلوں سے متعلق وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس کی کارگزاری اور شریک علماء ومشائخ کے خطبات پر مشتمل ہے۔ نویں جلد مختلف اوقات میں دارالعلوم حقانیہ میں منعقدہ تقریبات سے علماء ومشائخ اور زعماء امت کے بیانات کا مجموعہ ہے۔ دسویں جلد نفاذ شریعت کے اجتماعات، تائید جہاد افغانستان، ملی یکجہتی کونسل، دفاع افغانستان اور جلسہ ہائے دستار بندی

وغیرہ کے تقریبات جو دارالعلوم میں ہوئیں کا مجموعہ ہے۔۱۰ جلدوں کی کتاب نہایت مناسب قیمت پر مؤتمر کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے درجہ تکمیل کے استاد حضرت مولانا رشید احمد سواتی نے عربی میں خطبات مشاہیر اور اس کے مرتب کے متعلق اپنا بنایا ہوا قصیدہ پڑھ کر سنایا۔(قصیدہ دوسری قسط میں ملاحظہ فرمائیں)

تقریب کے مہمان خصوصی مولانا محمد تقی عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ......الخ ......بعد از حمد وصلوٰۃ

حضرات علمائے کرام، عمائدین ملت اور میرے عزیز طالب علم ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل جلالہ کے فضل وکرم سے اس وقت ہمارے لئے بہت بڑی مسرتیں جمع ہیں اور ان سب مسرتوں میں سب سے بڑی مسرت یہ ہے کہ اس محفل میں حضرات علماء کرام صلحاء امت کا ایک حسین گلدستہ جمع ہے، مقررین حضرات کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے نمایاں افراد کا نام لیتے ہیں اور پھر حاضرین سے کوئی بات کرتا ہے، لیکن جب مجھے خطاب کرنے کا موقع ملا تو ماشاء اللہ اتنی طویل فہرست ہے کہ دل کہتا تھا...... کہ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

اس لئے میں نے ایک عمومی انداز خطاب اختیار کرنا پسند کیا، اللہ تعالیٰ نے یہ علماء امت، مفکرین امت اور زعماء امت ایک ایسی شخصیت کے طفیل جمع کئے ہیں، جس کو آج ہم خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں میری مراد ہے قائد ملت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کہ انکی مایہ ناز تالیف ''خطبات مشاہیر'' جو اس مبارک مجلس کا سب سے بڑا عنوان ہے، کی تقریب رونمائی آج ہو رہی ہے۔ مجھے جب مولانا نے دعوت دی اور یہ فرمایا کہ تم اس کتاب کی تقریب رونمائی میں بحیثیت مہمان کے آؤ، تو مجھے یاد آیا کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم سے الحمد للہ میرا ۶۰ سال پرانا تعلق ہے، اور اس تعلق کے دوران ہم دونوں کی یہ صورت حال رہی ہے کہ ہم ملاقات برائے تقریب نہیں بلکہ تقریب برائے ملاقات کیا کرتے تھے غالب نے کہا کہ

ع تقریب کچھ تو بہرے ملاقات چاہیئے......

مجھے بھی یاد ہے اور ان کو بھی یاد ہوگا کہ ملاقات کی خاطر تقریبات پیدا کیا کرتے تھے یعنی اس بات

کے مواقع ڈھونڈتے تھے کہ کسی طرح ایسی تقریب ہو کہ جس میں ملاقات ہو جائے ،تو جب مولانا صاحب نے یہ فرمایا چونکہ اب میں ۷۵ سال کا ہو چکا ہوں اور مولانا تو مجھ سے ہر معاملے میں آگے ہیں، علم میں بھی آگے ہیں خدمات میں بھی آگے ہیں عمر میں بھی آگے ہیں لیکن میں اس تقریب کو بہر حال ملاقات کا بہانہ سمجھ کر حاضر ہوا ہوں اور اس کو اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ اس عظیم کتاب کی رونمائی کے موقع پر اللہ نے مجھے یہاں حاضری کی توفیق عطاء فرمائی ،لیکن بے تکلفی کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ بار بار مجھے کہا جارہا ہے مہمان خصوصی ! تو نہ میں مہمان ہوں اور نہ خصوصی ہوں ، یہ دارالعلوم میرا گھر ہے ،حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ میرے لئے باپ کی حیثیت رکھتے تھے ،اور ہمیشہ انہوں نے مجھ ناکارہ کیساتھ باپ جیسی محبت رکھی شفقت کا معاملہ فرمایا اور جتنا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو عزیز رکھتے تھے تو اس سے کم مجھے بھی عزیز نہیں رکھتے تھے ان کی شفقتیں ان کی محبتیں اس کی وجہ سے یہ دارالعلوم حقانیہ میرا گھر ہے لہٰذا میں یہاں مہمان نہیں ہوں میں الحمد للہ اپنے گھر میں ہوں لہٰذا اس وجہ سے مجھے نہ مہمان کہیں اور خصوصی تو میں اسے کہلانے کا قابل نہیں ہوں میں عام مہمان کہلانے کو تیار نہیں ہوں پھر رہا مہمان خصوصی اور سب سے بڑا ظلم جو بہت سی محفلوں میں کیا جاتا ہے اور وہ میں اس سے پہلے ایک مرتبہ اسی دارالحدیث کے اندر یہ کہہ چکا ہوں کہ خدا کے لئے شیخ الاسلام کے لقب کی ایسی توہین نہ کیجئے یہ وہ لقب ہے جو حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی صاحبؒ اور حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صاحب کو سجتے تھے وہ اس کے لائق اور اہل تھے اور مجھ جیسے آدمی کیلئے آپ یہ لفظ استعمال کریں گے تو یہ لفظ سوقیانہ لفظ بن جائے گا لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم کہ مجھے اس لقب سے یاد نہ کیا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس موقع پر ایک تو مسرتیں جمع فرمائی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ حسرتیں بھی ،حسرت ان ہمارے عظیم مجاہدین کی اور علماء کی جو ابھی حال ہی میں ہم سے بچھڑ گئے ہیں ،لیکن مولانا نے کمال دانش مندی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے ان کے صاحبزادوں کو یہاں جمع کر دیا جناب حمید گل صاحب اور جناب سردار عبدالقیوم صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحب ،حضرت مولانا یوسف قریشی صاحب رحمھم اللہ تعالیٰ کہ ان سب کے صاحبزادے یہاں تشریف فرما ہیں اللہ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدمات قبول فرمائے اور دو ہستیاں ایسی ہیں جن کا نام اس دوران نہیں لیا گیا لیکن مجھے ان کی کمی یہاں بڑی شدت کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے ،ایک شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ اور پچھلی مرتبہ جب حضرت مولانا کے مکاتیب کی افتتاحی تقریب تھی تو وہ اس وقت اس محفل کے روح رواں تھے آج وہ یہاں موجود نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو درجات عالیہ نصیب فرمائے اور ان کی روح کو اپنے فضل وکرم اور اپنے خاص رحمتوں سے نوازے اور دوسرے حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب

دامت برکاتہم ان کی تو الحمد للہ کل زیارت کا شرف حاصل ہوا لیکن ان کی اس مجلس میں کمی ایسی ہے جو بیان نہیں کی جاسکتی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو عافیت کے ساتھ قوت کیساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔ تقریب ہے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی کتاب ''خطبات مشاہیر'' کی اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ پہلی بار اسکی زیارت بھی ہوئی اور اس کی ورق گردانی کا بھی موقع ملا جس سے پوری طرح استفادہ مشکل تھا کہ ۱۰ جلدوں کی کتاب ہے پورا استفادہ تو ممکن نہیں تھا لیکن اسکی فہرست دیکھ کر اس کی مضامین کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ مولانا نے اپنے دستور کے مطابق اس کتاب کی تالیف اور تصنیف میں اس قدر محنت اور مشقت اٹھائی میں حیران ہو رہا تھا کہ کتاب کی بالکل پہلی صفحہ پر حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی ایک تحریر ہے جو سن ۱۹۳۸ء کی ہے یعنی میرے پیدائش سے بھی پانچ سال پہلے وہ انہوں نے اٹھاکے رکھی آج تک اسکو اپنے سینے سے لگائے رکھا آج اس کو اس کتاب کے صفحہ اول کا زینت بنایا جس پر حضرت کے دست مبارک کے دستخط بھی موجود تھے اور پھر حضرت کے خطبات سے ان کا آغاز کیا اور پھر اس پوری کتاب میں تقریباً پون صدی کے حضرات علمائے کرام، خطباء عظام، زعماء ملت پاکستان و ہندوستان اور عالم اسلام کے حضرات نے اس عظیم درسگاہ کے اندر جو جو ارشادات فرمائیں ان کو بڑی خوبصورتی کیساتھ جمع کیا مولانا سمیع الحق صاحب نے یہ انہی کا حصہ ہے اور انشاء اللہ ان کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بڑے عظیم وزن پیدا کرے گا یہ کتاب لکھ کر انہوں نے ایک طرح سے اپنے سر پر جو امت کا قرض تھا وہ چکایا، کیونکہ جن حضرات نے یہاں تشریف لاکر اپنے خطبات سے امت کی رہنمائی فرمائی وہ ایسی چیز تھی جو اس ادارے تک محدود تھی اس وقت کے شاگردوں کے اندر محفوظ تھی لیکن مولانا اپنے عرق ریزی کے ذریعے اس کو پوری امت کے لئے سرمایہ بنادیا اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائیں یہاں میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں اسی خطبات کے سلسلہ میں اکثر خطبات ہوتے ہی ایک شخص کے لیکن یہاں مولانا نے خطبات کا ایک ضخیم گلدستہ جمع کیا ہے جو گوناگوں صفات کے حامل لوگ تھے اور ان کے خطبات یہاں موجود ہیں تو خطبات میں اکثر جو بات ایک خطبے میں ہوتی ہے وہ دوسرے میں بھی ہوتی ہے اور بعض اوقات کوئی نئی بات بھی آجاتی ہے لیکن حقیقت میں خاص طور پر اہل اللہ کے جو خطبات ہوتے ہیں علمائے کرام کے اور صلحائے عظام کے جو خطبات ہوتے ہیں ان کی ایک خصوصیت یہ ہے یہ بات یاد رکھنے کی ہے اور سمجھنے کی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی طالب کی طلب کی برکت سے کسی اللہ کے بندے پر کوئی ایسی بات کھول دیتے ہیں اور ایسی بات اس کے قلب پر القاء کردیتے ہیں جو پہلے اسکے اپنے خیالات اور وہم وگمان بھی نہیں ہوتی یہ طالب علم کی طلب پر ہے طالب علم کے اندر اگر طلب ہو تو وہ

طلب اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے استاد اسکے شیخ اسکے معلم اسکے مربی کے دل میں بھی آتی ہے جو اسکے حق میں فائدہ مند ہوتی ہے، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے بارے میں حضرت تھانویؒ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ ان کے مرید نے حضرت سے کہا ہم کو جو کچھ ملا آپ کے ذریعے ملا تو حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ تمہیں تو ایسے ہی سمجھنا چاہئے لیکن اگر تمہارے اندر تڑپ کی چنگاری نہ ہوتی تو میں تم کو کچھ فائدہ بھی نہیں دے سکتا تھا پھر انہوں نے مثال دی کہ پہلے زمانہ میں جو چولہے ہوتے تو ان میں آگ جلانا بھی ایک مستقل مسئلہ ہوتا تھا آگ جلانے کے لئے لکڑیاں ڈالی جاتی تھی اور ان کو جلایا جاتا تھا اور پھر ان سے انگارے لیے جاتے تھے تو اب تو وہ چولہے آگئے کہ اسکا ذرا کان مروڑو تو آگ نظر آئے گی لیکن اس وقت آگ جلانا ایک مستقل مسئلہ ہوتا تھا تو بعض اوقات کسی عورت کو جلدی کھانا پکانا ہوتا یا کوئی چیز تیار کرنی ہو تو چولہے کے اندر آگ نہیں ہوتی تھی تو وہ اپنے پڑوسن سے کہتی کہ مجھے تھوڑی سی آگ دے دو تا کہ میں اپنے چولہا گرم کرلوں تو ایک عورت آئی پڑوسن سے کہا کہ بی بی! مجھے تھوڑا سا آگ یا انگارا دے دو تا کہ میں اپنا چولہا گرم کرلوں اس نے کہا میرے پاس تو آگ نہیں ہے تو اس عورت نے کہا کہ اگر مجھے اجازت دے دو تو میں آپ کے چولہے کو کھریدلو اس نے کہا کہ اگر چنگاری مل جائے تو کھریدلوں تو وہ گئی اور چولہے کے اندر جو راکھ پڑی تھی اس کو کھریدنا شروع کیا تو اتفاق سے ایک چھوٹی سے چنگاری پڑی تھی تو وہ چنگاری اس نے اٹھائی اور آگ جلائی اور آگ سے انگار بنا اور اس انگارے سے اس نے چولہا روشن کیا اور کھانا تیار ہوگیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر چولہے کے اندر چنگاری نہ ہوتی تو ہزار کھرید لیتی لیکن اس کو چنگاری نہ ملتی ،تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ایک طالبعلم کے دل کے اندر طلب صادق کی چنگاری نہ ہوتی تو کیا کوئی استاد، کوئی شیخ، کوئی مربی اسے فائدہ پہنچا سکتا تھا؟ تو اسکے اندر طلب کی چنگاری ہوتی ہے ،تو دینے والا تو اللہ ہے نہ استاد نہ کچھ دے سکتا ہے، نہ شیخ اور نہ مربی کچھ دے سکتا ہے لیکن طالب کی برکت سے استاد کے دل میں کوئی بات ڈال دیتے ہیں، پتہ نہیں کس طالب علم کی برکت سے استاذ کے دل میں اللہ بات ڈال دیتے ہیں جو دوسرے علماء کو سمجھ نہیں آئی ہو میرے ساتھ اساتذہ کرام بیٹھے ہیں ان کو بھی شاید تجربہ ہوا ہوگا مجھے تو بارہا ہوا ہے کہ جب ہم پڑھانے جاتے ہیں رات کو تیاری کی مطالعہ کیا اور جتنے متعلقات تھے سب دیکھ لئے لیکن پڑھنے پہنچے تو پڑھاتے پڑھاتے دل میں ایک ایسی بات آجاتی ہے جو مطالعے کے وقت سامنے نہیں آئی یہ پتہ نہیں کس طالب علم کے تڑپ اور طلب کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے دل میں کوئی ایسی بات ڈال دیتا ہے جو پہلے ہمارے دل میں نہیں ہوتی تو یہ خطبات اللہ والوں کے خطبات ہیں علماء کرام کے خطبات ہیں یہ ایسے ہیں کہ پتہ نہیں کس وقت کس کے طلب کی برکت سے کس کی زبان پر کیا بات آئی ہو تو

اس خطبات کواس نقطہ نظر سے اس کی قدر کرنے کی ضرورت ہے پتہ نہیں کہ اسمیں ہمیں کیا ہدایت کی بات ملے ہر ایک کا انداز بیان بدلا ہوا ہوتا ہے دوسرے سے پتہ نہیں اس وقت کس کا انداز ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو جائے۔

دوسری بات ہمارے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی یاد آتی ہے وہ عجیب بات میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنی اور نہ اسکے بعد سنی وہ ایک دن فرمانے لگے میں جب کہیں سے گذرتا ہوں اور راستے میں کہیں کسی کا وعظ ہوتا ہے تو میں تھوڑی دیر کھڑا ہو کر کچھ ضرور سن لیتا ہوں یعنی ایک عام واعظ وعظ کر رہا ہے کسی مسجد میں یا کسی جلسے میں کسی بھی موقع پر وعظ کر رہا ہے تو مفتی اعظم پاکستانؒ اس کو سننے کھڑا ہوا ہے جسکے وعظ سننے کو لوگ ترستے ہیں جسکی قدر کر کے عزت سے لوگ بلاتے ہوں وہ فرمارہے ہیں کہ جب ایک عام آدمی کا وعظ ہو رہا ہوتا ہے میں تھوڑی دیر کھڑے ہو کر کچھ سن لیتا ہوں اس لئے سن لیتا ہوں کہ پتہ نہیں اس اللہ کے بندے کی دل سے کوئی ایسی بات نکل جائے جو میرے دل پر اثر کردے اور میرے دل کی دنیا بدل دے، کیونکہ تاثیر پیدا کرنا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے قبضے میں ہے بعض اوقات کسی اللہ کے بندے کا ایک کلمہ انسان کی زندگی بدل دیتا ہے اسکی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے ایک مثال نہیں سینکڑوں مثالیں آپ نے پڑھی ہونگی، حضرت امام قعنبیؒ جو امام بخاریؒ کے بھی استاد ہے اور امام ابی داؤدؒ کے بھی استاد ہیں، امام ابوداؤدؒ انکا ذکر کرتے ہیں انکا واقعہ لکھا ہے کہ یہ آوارہ تھے اور غنڈہ ٹائپ کے آدمی تھے اور گالی گلوچ وغیرہ کے عادی تھے آوارہ گردی کرتے تھے۔ علقمہ بن حجاجؒ امیر المؤمنین فی الحدیث یہ حدیث کا درس دیا کرتے تھے ایک مرتبہ حدیث کا درس دے کر اپنے گھر جارہے تھے اور گھوڑے پر سوار تھے تو پتہ ہے اس آوارہ گرد نے انکے گھوڑے کی باگ پکڑی اور کہہ رہا ہے، تم ساری دنیا کو حدیث سناتے ہو مجھے بھی حدیث سناؤ، اس نے کہا یہ کونسی جگہ ہے حدیث سننے کی اور کہا کہ اگر تم نے حدیث پڑھنی ہے تو وہاں درس میں آکر حدیث پڑھ لینا، اس نے کہا کہ مجھے ابھی حدیث سناؤ ورنہ آگے نہیں جانے دوں گا اس نے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ آپ کو آگے نہیں جانے دوں گا، تو علقمہ بن الحجاج نے اپنی سند سے حدیث روایت فرمائی قال رسول اللہ ﷺ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت، کہ اگر تمہارے اندر حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو یہ حدیث سنائی یہ ایک حدیث سننا تھا کہ دل کی دنیا بدل گئی اور اسی وقت سے اس نے آوارگی سے بدمعاشی سے توبہ کی، علقمہ بن حجاج کے حلقہ درس میں جا کر ان کے بہترین ساتھی بنے ایسے ساتھی بنے کہ امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابوداؤدؒ کے استاد ہیں تو کس وقت کون سا کلمہ کونسی بات انسان کے دل پر اثر انداز ہو جائے جس سے اس کی دل کی دنیا بدل جائے اس کی زندگی میں انقلاب آجائے، تو میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ میری عادت ہے کسی کا

بھی وعظ ہو رہا ہو اگر چہ کسی معمولی آدمی کا ہو رہا ہو میں تھوڑا دیر اسکو ضرور سنتا ہوں اس نیت سے سنتا ہوں کہ شاید اسکی کوئی بات میرے دل پر اثر انداز ہو جائے اور پھر فرمایا کہ جو لوگ بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں تقریر کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں انکو باقاعدہ اہتمام کر کے وعظ کرنے کیلئے بولا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو دوسروں کی نصیحت سے بے نیاز سمجھتے ہیں کہ ہم تو دوسرے کو سنانے والے ہیں ہمیں کون کیا سنائے گا، میں ایک جلسے میں موجود تھا تو وہاں ایسے ہی مجلس میں جیسے آپ تشریف فرما ہیں تو ایک تقریر ختم ہونے والی تھی تو اس نے کہا یہ ختم ہو جائے تو آپ تقریر کریں گے تو اس نے کہا ہم تقریر سننے نہیں آئے ہیں ہم سنانے آئے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ یہ بے نیازی غرور اور تکبر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے تو پھر فرمایا کہ جہاں بھی کوئی دین کی بات ہو رہی ہو اسکو سنو شاید کہ اس بات کے سننے کے نتیجے میں تمہاری زندگی بدل جائے ،تو بھائی یہ ذخیرہ اتنا بڑا ذخیرہ ہے۔تو اس خطبات مشاہیر سے بھی تمہارے اندر تبدیلی آسکتی ہے اور اس میں کیسے کیسے لوگوں اور کیسے کیسے بزرگوں نے خطاب فرمایا ہے اور ان کی کونسی بات ہمارے دل پر اثر انداز ہو جائے اور ہمارے دل کو بدل دے لہذا اس کی پوری قدر کرنی چاہئے اور پوری قدر کرتے ہوئے اسکا مطالعہ کرنا چاہے اور یہ نہ ہو کہ ہر بزرگ کا انداز اور اسلوب مختلف ہوتا ہے اور افعال مختلف ہوتے ہیں اور ہم اسکو نہیں دیکھتے بہر حال ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیے تو ہر پھول سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کے فیوض کو جو الحمدللہ ساری دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں برکت عطاء فرمائے الحمدللہ انہوں نے اپنی زندگی میں بھی جو آنکھوں سے نظر آرہا ہے ایک ٹیم تیار کر لی انکے صاحبزادگان بھی انکے رفقاء کار بھی اور انکے شاگرد بھی الحمدللہ اب ایسی ٹیم تیار ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم اور دائم رکھے اور دن دگنی رات چگنی ترقی عطاء فرمائے ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

(پھر حضرت نے تمام طلبائے دورہ حدیث کو اجازت حدیث سے نوازا)

مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں فاضل حقانیہ کا خطاب

حقانیہ اور رجال کار کی تیاری

اس کے بعد حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں کو دعوت دی گئی انہوں نے کتاب سے متعلق چند قیمتی جملے ارشاد فرمائے فرمایا: دارالعلوم حقانیہ کی برکت وفیوض شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے فیوضات وبرکات اور ثمرات پوری دنیا میں موجود ہیں ''خطبات مشاہیر'' بھی انہی برکات میں سے ہے۔

دارالعلوم نے میدان علم کے شہسوار ،میدان تدریس کے تاجدار، تصنیف وتالیف کے میدان میں

نامور مصنفین، میدان سیاست کے مدبر امام، تصوف وسلوک کے مرشدان باصفاہ، جہاد فی سبیل اللہ کے جرنیل غرض ہر میدان کے لئے رجال کار مہیا کئے اور یہ سب دارالعلوم حقانیہ ادامھا اللہ کی برکات ہیں۔

خطبات مشاہیر کے علمی وروحانی جلوے

"خطبات مشاہیر" علم بالقلم کے علمی و روحانی جلوے جسے حضرت شیخ مولانا سمیع الحق نے جمع کئے سب سے پہلے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تقریر لائے ہیں مکاتیب مشاہیر کہ پہلی جلد میں بھی سب سے پہلے حضرت مدنیؒ کے خط کی عکسی تصویر لگائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں یہ کتاب کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے

مردان کے مشہور عالم دین مولانا سجاد الحجابی نے حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کی خدمت میں اپنا ایک وقیع مقالہ بطور سپاس نامہ پیش کیا جس میں مفتی تقی عثمانی کی علمی منقبت اور مشاہیر عالم کا ان کے بارے میں تاثرات کا بیان تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد صاحب

چند احساسات

تین چار احساسات بحیثیت طالب علم علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں سب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں علامہ اقبالؒ سے استفادہ کرتے ہوئے ایک شعر پیش کرتا ہوں ......

صحبت پیر روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف
آگ اس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں اگر ایک بھی ہو صاحب یقین

نائن الیون کے بعد عالم اسلام مدارس اور علماء کو بہت سارے خطرات درپیش ہیں اس حوالے سے عالم اسلام کے تین چار شخصیات سے اس لئے متاثر ہوں کہ انہوں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے زمینی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے حق کا اظہار کیا۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ بھی زمینی حقائق سے بے نیاز رہے اس وقت حالات کیا تھے ہمارا یہ مسئلہ ہے وہ مسئلہ ہے لہذا اسلام کا نفاذ ممکن نہیں آپ سب جانتے ہیں دشمن کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں اور پھر ماتم کناں رہتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے حوصلہ دیا

ان حضرات میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ، جنرل حمید گلؒ میرے اچھے دوست اور مہربان تھے پشاور تشریف لاتے تو بہت گپ شپ رہتی اور سب میں نمایاں مولانا سمیع الحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

کو صحت دے، زندگی دے میں نے ان سے حوصلہ لیا ایک زمانہ تھا مجھے ایک ٹی وی پروگرام میں بلایا جاتا اس وقت حالات اچھے تھے طالبان کا دور تھا، پھر حالات تبدیل ہو گئے ،تو مجھ سے پوچھا گیا کہ لوگ حالات کے رخ کو کیوں نہیں سمجھتے جب یہ سانحہ ہوا؟ میں نے کہا یہ سانحہ نہیں ہوا یہ حادثہ ہوا ہے اور حادثہ سے بڑھ کر سانحہ یہ ہوا کہ حادثہ کو دیکھ کر کوئی رکتا ہی نہیں۔

دینی مدارس سے قلبی تعلق

لٰہذا مجھے مدرسے کے اس چٹائی پر بیٹھنے کی خواہش، میں اب بھی اچھی طرح جانتا ہوں مجھے استاد محترم مفتی حبیب الرحمان صاحب نے کہا بھی مگر کاش! مجھے وقت پر یہ اندازہ ہوتا تو میں کسی مدرسے میں داخلہ لیتا ،الحمدللہ اب بھی مدرسوں کے ساتھ قلبی تعلق ہے مفتی غلام الرحمان صاحب کے مدرسے میں گیا تھا انہوں نے مجھے دعوت دی تھی ،بہت اعزاز سے نوازا تو میں نے وہاں غالب کا ایک شعر پڑھا......

اگر واں نہیں یہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

تو ان مدارس سے الحمد للہ پرانا تعلق رہا ہے، میں اب بھی حق پرست علمائے کرام کو ان کی گھنی داڑھیوں میں، پگڑیوں میں اور ان لمبے قمیصوں میں اور ان کے کردار کی ماضی میں جھانک کر کڑیوں کو ملاتا ہوں تو اپنے اسلاف کی نشانیاں پاتا ہوں آپ یقین کریں اس وقت جتنا بڑا چیلنج درپیش ہے اس کا مقابلہ صرف اور صرف علماء نے کرنا ہے ،آج'' آواز دوست'' کے عنوان سے روزنامہ مشرق میں جو کالم لکھتا ہوں اس میں یہی رونا رویا ہے اقبال کے الفاظ میں............

غم نصیب اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
چن لیا تقدیر نے وہ کہ تھا محرم ترا

تہذیبی بحرانوں کا مقابلہ

آج عقائد کو خطرہ ہے، ہماری تہذیب کو خطرہ ہے ان سارے بحرانوں کا مقابلہ آپ نے کرنا ہے آج کل کہا جارہا ہے کہ مدارس کو مین سٹریم میں لاؤ میں ہمیشہ اس کا مخالف رہا ہوں، مین کا معنی بڑا اور سٹریم کا مطلب نالہ، مین سٹریم کا معنی ہوا بڑا نالہ مطلب یہ کہ ان خیر کے چشموں اور آبشاروں کو بڑی ندی میں ڈالدو تا کہ یہ صاف وشفاف صحت بخش چشمے اور آبشار اس گندی ندی کا حصہ بن جائے تا کہ پتہ ہی نہ چلے کہ صاف پانی کونسا ہے اور گندہ کونسا لٰہذا میں مین سٹریم کی ہمیشہ مخالفت کر رہا ہوں مین سٹریم تو یہ مدارس ہیں جو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت، اسلامی تہذیب وثقافت کے امین ہیں حکومتوں کو اس مین سٹریم میں لاؤ مملکت

خداداد کو بھی اس سٹریم میں لانا چاہئے ، میں کہتا ہوں کہ تمام مدارس کے علماء وطلبہ اس تہذیب کے پیرو ہیں جو جناب رسول کریم ﷺ لے کر آئیں آپ کی داڑھی آپ کی پگڑی ایک لائف اسٹائل بتاتا ہے جس سے غیروں کی پوری لائف اسٹائل کو خطرہ ہے۔

مدارس اسلامی تہذیب کے امین

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یورپ میں مساجد کی تعمیر پر پابندی ہے اگر اجازت دیتے ہیں تو مینار کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ الگ تہذیب کی علامت ہے یورپ کو اسی سے خطرہ ہے اور ہمارا ایمان ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اس لئے ہمارا ایمان ہے مدارس اسی تہذیب کے لئے امین ہیں علماء کو اللہ تعالیٰ زندگی دے وہ کوششیں کرتے ہیں مجھے چونکہ حکم ہوا ایسے مواقع پر میں کہا کرتا ہوں......

یارب شب وصال کو اتنا دراز کر
تاحشر سجدوں میں اذان سحر نہ ہو
شب وصال بہت کم ہے آسمان سے کہو
کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

میں ایک مرتبہ پھر مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس عظیم کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں آخر میں ڈاکٹر دوست محمد صاحب نے اقبال کے چند اشعار ترنم میں پڑھ کر سنائے اور داد وتحسین وصول کی۔

پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

الحمدللہ و کفی والصلاۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلیٰ اله واصحابه القیا امابعد تمام حضرات درود شریف پڑھیں۔ اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ اله سیدنا ومولانا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراهیم وعلی ال سیدنا ابراهیم انك حمیدمجید اللھم بارك علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ ال سیدنا ومولانا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراهیم وعلی آل سیدنا ابراهیم انك حمید مجید۔

آغاز سخن:

انتہائی واجب الاحترام مہمان خصوصی پیر طریقت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت فیوضہم اور ہمارے انتہائی محبوب دینی مدارس کے دفاع کرنے والے نوجوان اور عظیم خانقاہ

علمی مرکز کے صدر مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر اکابر مشائخ علماء طلباء! میں یہاں بیان کرنے نہیں آیا کیونکہ میں اس مدرسے کا ایک ادنی سا طالب علم ہوں اور اپنے استاد گرامی شیخ مکرم حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کے نعلین کا صدقہ ہے میں ان کے صاحبزادں حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب دامت فیوضہم اور حضرت شیخ صاحب مولانا انوار الحق صاحب دامت فیوضہم اوران کے صاحبزادگان کا دل سے احترام کرتا ہوں میں یہاں تقریر کے لئے نہیں حاضر ہوا ہوں بلکہ ہمارے محسن حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مجھے حکم فرمایا تو میں اس مبارک محفل میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوا یہاں اتنے اولیاء صلحاء کا مبارک اجتماع ہے کہ شاید اس کی برکت سے میری مغفرت ہو جائے۔

شیخ الاسلام کی سادہ طبیعت

میرے والد کی چچا زاد بہن کا انتقال ہوا ہے، مجھے وہاں بھی جانا تھا لیکن اس جگہ حاضری کو میں بہت بہتر سمجھتا تھا میں اپنا سارا وقت مہمان گرامی کو دوں گا۔ آج مجھے ایک افسوس ہے کہ میرے استاذ مکرم حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم بیماری کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے، اللہ انہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تقریر نہیں کر رہا صرف ایک بات کروں گا کہ ابھی آپ نے حضرت شیخ الاسلام صاحب کی تعریف سنی وہ کتنی سادہ طبیعت کے ہیں میں انکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا، ان کو ان تعریفوں سے خوشی نہیں ہو رہی تھی

مولانا سمیع الحق کی بلندی

مولانا سمیع الحق صاحب کو بھی اللہ نے بہت بڑی بلندی دی ہے، یہ بلندی باتوں سے نہیں ہے یہ اخلاص، للّٰہیت سے ملتی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب یہ دارالحدیث نہیں تھا پہلے والا دارالحدیث تھا جب حضرت شیخ تشریف لاتے تھے تو عجیب منظر ہوتا ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر اخلاص اور للّٰہیت پیدا کریں اسی اخلاص نے کراچی میں دارالعلوم اور بنوری ٹاؤن بنایا اور ہندوستان میں دیوبند بنایا اور تبلیغی جماعت کو پوری دنیا کے اندر پھیلایا ان سب کے بانی سادہ طبیعت کے تھے، اب حضرت شیخ الاسلام صاحب اگر یہاں سے باہر تشریف لے جائیں تو ان کو کوئی نہیں پہچانے گا، اس طرح میں نے اپنے اکابر کو دیکھا ہے تو آپ سے بھی یہ درخواست ہے خود کو پہچانو۔

اخلاص وللّٰہیت میں کامیابی

طالب علم بھائیو! اپنے اکابر کے طریقوں کو اپناؤ کامیابی اسی میں ہے، کامیابی دنیا میں نہیں مال میں نہیں کامیابی اخلاص اور للّٰہیت میں ہے اپنے اکابر کے ساتھ بڑے ادب اور احترام سے پیش آیا کرو، اسی پر اکتفا کرتا ہو بس اپنے اکابر کی زیارت کیلئے حاضر ہوا ہوں اللہ میری حاضری کو قبول کرے۔

خطبات مشاہیر اخلاص وللّٰہیت کا نمونہ

اسی اخلاص وللّٰہیت کی برکت ہے کہ ان اکابر کا جن کا آپ نے صرف نام سنا ہے انہیں دیکھا اور سنا نہیں، آج مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ۱۰ جلدوں میں ان کے خطبات کو ’’خطبات مشاہیر،، کے نام سے جمع کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے ان خطبات کو دیکھیں، پڑھیں ،اپنی لائبریریوں کی زینت بنائیں، خطبات میں آپ کو بہت کچھ ملے گا، یہ گویا آپ ان حضرات کی مجلس میں شریک ہوکر ان کے خطبات سن رہے ہیں، اس سے دل کی دنیا روشن ہوگی ،تصوف وسلوک ،علم وعمل اور زندگی گزارنے کا فن سیکھ لیں گے۔

حضرت مولانا محمد طیب صاحب (جامعہ امدادیہ فیصل آباد)

خطبات مشاہیر سلف سے تعلق جوڑنے کا وسیلہ

انہوں نے اکابر کے سامنے بولنا مناسب نہ سمجھا اور اپنا پیغام دے کر پڑھوایا۔

’’حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ’’خطبات مشاہیر،، کے ذریعے امت کا تعلق سلف صالحین سے جوڑ دیا ہے اور ان شاء اللہ ہم سب اس تعلق کو جوڑے رکھیں گے۔،،

سردار عتیق احمد خان صاحب (سابق وزیراعظم آزاد کشمیر)

کلمات تشکر:

حضرات اکابرین علماء اور طلبہ! میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے یاد کیا اور اس عظیم علمی روحانی اور تاریخی تقریب میں مدعو فرمایا، اس عزت افزائی کے لئے میں حضرت مولانا کا ممنون ہوں۔ ’’خطبات مشاہیر،، کی تقریب میں تعزیتی تقریب کا انعقاد حضرت مولانا کی وسیع ظرفی ہے، آپ حضرات کے علم میں ہے ابھی ان کا ذکر بھی ہوا کہ ہم ضرب وحرب کے ماہر مسلمان جرنیل جنرل حمید گل صاحب سے محروم ہوگئے ،امت مسلمہ کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔

جہاد افغانستان ہو یا آزادی کشمیر کا معاملہ، دفاع پاکستان ہو یا دیگر قومی مسائل انہوں نے مجاہدانہ کردار ادا کیا، ہمارا ان کے ساتھ بیٹھنا ہوتا تھا، مختلف فورموں پر اکھٹے کام کرنے کا موقع ملا۔ ہمیشہ شفقت فرماتے ،اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات نصیب فرمائے۔

مولانا سمیع الحق کے علمی اور قومی خدمات

مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے علمی ،قومی اور ملی خدمات بہت زیادہ ہیں ، اس عظیم دینی مرکز (جامعہ حقانیہ) کے سربراہ ہونے کے ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان کے بھی شہسوار ہیں، حقانیہ عظیم دینی مرکز ہے جس طرح یہاں ترویج دین، تبلیغ اور عقیدہ کی بات ہوتی ہے اسی طرح یہاں سے استحکام پاکستان کی

بات بھی کی جاتی ہے۔ ہمارے اور آپ کا جو تعلق ہے اس کو کشمیر میں بھی اور پورے پاکستان میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں سے اٹھنے والی آواز کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

مجاہد اول کا ذکر خیر

اس روحانی تقریب میں میرے والد بزرگوار سردار عبدالقیوم خانؒ جسے مجاہد اول کہا جاتا ہے کا ذکیر خیر ہوا، ان کے اخلاق سے ہندو تک متاثر تھے، ان کی وفات پر ہندوؤں نے سات دن سوگ کرنے کا اعلان کیا۔ ان کا جنازہ جہاں جہاں سے گزرا لوگوں نے عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ان کا علماء سے اور دین سے تعلق پر بات فرمائی، دین اور قوم وملت کا درد رکھنے والے تھے۔

کشمیر میں آزادی کی بات ہوتی ہے تو الحمدللہ! سردار عبدالقیوم نے بھرپور کردار ادا کیا ہے، پاکستان کو تنہا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ایٹمی قوت ہو کر باقی اسلامی ممالک کی حفاظت کرے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہر طرف سے سازشوں کا جال بنا جارہا ہے......گول ایک ہندو ہے اس نے رپورٹ جاری کی ہے میں پڑھ رہا تھا، اس نے لکھا کہ ہم نے پاکستان کے مذہبی، ثقافتی اور تہذیبی ورثے تک رسائی حاصل کی ہے اور بہت جلد اس کی دیواریں ڈھا دیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں ہونے دیا، جامعہ حقانیہ کے غیور فضلاء اور طلبہ نے روس اور امریکہ کو ناکوں چنے چبوائے تو انڈیا کا بھی بھرپور مقابلہ کریں گے۔ ان شاء اللہ

خطبات مشاہیر اسلاف کے فرامین کا مجموعہ

میں آخر میں ایک بار پھر حضرت مولانا کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ''خطبات مشاہیر'' کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، یہ خطبات پون صدی کی تاریخ ہے اور اسلاف کے فرامین وارشادات کا مجموعہ ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اس کے جامعہ حقانیہ کے فاضل اور دارالعلوم نرشک کے استاد مولانا ابرار حقانی نے عربی میں ''خطبات مشاہیر'' کے متعلق اپنا بنایا ہوا قصیدہ پڑھا۔ (وہ قصیدہ دوسری قسط میں ملاحظہ فرمائیں گے ان شاء اللہ)

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب (مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور)

خطبات مشاہیر پر میرے جذبات واحساسات

مجھے فخر ہے کہ عالم اسلام کی عظیم شخصیت شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اس محفل کی رونق ہیں، ''خطبات مشاہیر'' پر میرے جذبات واحساسات وہی ہوں گے جو کہ ایک بیٹے کا اپنے باپ کے کارناموں پر ہوتے ہیں۔ ابھی میرے بھائی مولانا عبدالقیوم حقانی ذکر کررہے تھے کہ میں نے ''البلاغ'' کے

اشتہار (سوانح مولانا تقی عثمانی) سے متاثر ہوکر دو جلدوں میں ''مولانا سمیع الحق حیات و خدمات'' لکھی اور تیسری جلد پر کام جاری ہے، میں مولانا حقانی سے عرض کروں گا کہ یہ کام تین جلدوں پر نہ روکنا بلکہ اسے آگے بڑھاتے ہوئے دس جلدوں تک پہنچائیں۔

مولانا سمیع الحق کا علمی انہماک

میں ریاض (سعودی عرب) کے ایک علمی کانفرنس سے واپس آ رہا تھا اس کانفرنس میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ جسے میں اپنا محسن سمجھتا ہوں بھی شریک تھے، واپسی ایک ہی جہاز میں تھی ہم جیسے آرام پسند اس طویل سفر میں آرام کررہے تھے لیکن ہمہ تن حضرت مولانا مدظلہ سارے سفر کے دوران ''خطبات مشاہیر'' کی تصحیح اور عنوانات کا کام فرمارہے تھے، میں نے دیکھا تو میرا بھی جذبہ بنا اور دل میں کہا کہ ایک بوڑھا اور کمزور انسان سارا وقت لکھنے لکھانے میں صرف کرے شاگرد سوتا رہے لہذا یہ میرے لئے بڑی بے غیرتی کی بات ہوگی، جامعہ عثمانیہ کے فتاویٰ پر کام شروع کرایا اور بحمد اللہ ۱۰ جلدوں تک کام مکمل ہوگیا۔

خطبات مشاہیر عظیم لوگوں کے افکار کا نمونہ

''خطبات مشاہیر'' میں آپ کو مفسرین ملیں گے، محدثین ملیں گے، مدرسین اور زعماء قوم وملت ملیں گے، یہ صرف خطبات نہیں بلکہ عظیم ذہین لوگوں کے افکار ہیں، محاسن وخوبی کو جمع کیے ہوئے ہیں ان تمام پھولوں کو ترتیب سے رکھنا مولانا مدظلہ کا عظیم کارنامہ ہے اس کی ہر سطر سے خوبی ٹپک رہی ہے، وہ خوبی وسعت ظرفی ہے کہ ہم جیسے شاگردوں کے خیالات کو جگہ دی۔ مولانا سمیع الحق مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے جتنی وسعت ظرفی عطا فرمائی وہ کم ہی کسی میں دیکھنے کو ملے گی۔ طلبہ بھائیوں سے یہی عرض کروں گا کہ حضرت مولانا کی یہ خوبی اپنے اندر سمولیں۔ ''خطبات مشاہیر'' اسی خوبی کا عظیم الشان شہکار ہے۔

مولانا محمد طیب قریشی (خطیب مسجد مہابت خان)

خطبات مشاہیر قابل صد تحسین

میں استاد العلماء شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے والد ماجد کے لئے اس عظیم الشان تقریب میں ایصال ثواب کرایا، حضرت مولانا مدظلہ ہمارے خاندانی بزرگ ہیں، ہم انہیں ابا جی کہہ کر پکارتے ہیں۔ شیخ الحدیث کو دا جی کہا کرتے تھے۔ اب بھی یہی معمول ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی شفقتیں اور عنایتیں اتنی زیادہ ہیں کہ اس مختصر وقت میں اس کا بیان نہیں ہوسکتا۔

بہرحال! حضرت مولانا مدظلہ اور مؤتمر کے اراکین کو ''خطبات مشاہیر'' کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔